نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ڈاک

نمبر ۳۷ جلد ۴ — لودیانہ ۱۴ ستمبر ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

انجیل متی کی تفسیر

ہم شکر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں روز بروز انجیل کی بشارت کو ترقی ہے اور ہر ایک زبان میں رسالجات وغیرہ شایع ہوتے جاتے ہیں۔ بہت سے دیندار نہایت کوشش وسرگرمی سے تالیف وتصنیف کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں چنانچہ یہہ بڑی اور مدلل تفسیر جس کی ضخامت ۷۱۰ صفحہ کی جسکے صفحہ کا طول عرض ۱۸-۲۲ کاغذ کا چوتھا حصہ ہے جناب پادری آر کلارک صاحب مشنری امرتسر وجناب مولوی عماد الدین صاحب لاہزنے تصنیف کرکے امریکن مشن پریس لودیانہ میں چھپوائی ہے ✢

اس تفسیر میں دو خوبیاں پائی جاتی ہیں اول یہہ کہ فارسی حروف میں چھپی ہے ✢

دوم مصنف صاحب نے اُن اعتراضات کے طرف بھی خیال کیا ہے کہ جو اہل اسلام اکثر انجیل پر کیا کرتے ہیں ہم اس تفسیر پر کبھی تقریظ بھی لکھیں گے اب یہہ چند سطور برائے اطلاع شائقین کتب الہی کے درج کرتے ہیں کیونکہ یہہ کتاب اب چھپکر بالکل طیار اور مکمل ہوگئی ہے پس ناظرین اخبار کو مناسب ہے کہ جلد اس گوہر بے بہا کو حاصل کریں اگرچہ یہہ کتاب نہایت کوشش ومحنت وعرقریزی کا رپردازان مطبع وزر کثیر سے طیار ہوئی ہے تسپر بھی اسکی قیمت قلیل رکھی گئی ✢

جسکی تفصیل یہہ ہے

بلا جلد عہ — محصول ڈاک ۸

معہ جلد جسپر طلائی حروف انجیل متی کی تفسیر مرقوم ہے قیمت عہ محصول ڈاک ۸

جس صاحب کو خریدنا منظور ہو تو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی مقام لاہور یا جناب پادری ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیج کر منگالیں ✢

تب یسوع نے پھر اُنہیں کہا جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا ✢

نور افشاں

صاحب اخبار فرینڈ آف انڈیا بحوالہ تار برقی تحریر فرماتے ہیں کہ ۸ ستمبر تک ترکستان میں کارزار گرم رہا مگر اسکے بعد ملتوی ہوا۔ بعد ملتوی ہونیکا یہہ سبب بیان کرتے ہیں کہ دیگر سلاطین صلح کے درپے ہو رہے ہیں۔ بجنتہ اور صحیح خبر کوئی نہیں ہے کہ فی الحال طرفین کا کیا حال ہے کیونکہ سرویہ والوں نے چند فوج روم کو شکست دی تھی اور اسیسب بیشتر کے انکی حالت نہایت اچھی ہے یہانتک کہ جنرل اگنتیف صاحب نہیں چاہتے تھے کہ لڑائی بند کیجاوے ۸ ستمبر کو دیگر سلاطین نے طرفین کو صلاح دی کہ کچھ عرصہ تک اپنے اپنے تمام کاروبار پر قائم رہیں اور مہلت دیں ✢

انگلستان میں دربارہ سختی روم جو ترک لوگ عیسائیوں پر کرتے ہیں لوگوں کے درمیان نہایت جوش وخروش ہو رہا ہے اور کہتے ہیں کہ لارڈ ڈربی صاحب نے ایک چٹھی لکھی ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ ضرور اس معاملے کے

نسبت وہ تجویز عمل میں لاوینگی جو حق اور مناسب ہوگی +

بڑی افسوس کی بات ہے کہ سر ہنری ایلیٹ سفیر انگلستان مقیم قسطنطنیہ نے ترکوں کی ظلم کی بابت جو وے رعایا روم پر کرتے ہیں مفصل اور صحیح کیفیت نہیں لکھی دراصل اور سچ تو یہہ ہے کہ حکام روم نے سر ہنری صاحب کی آنکھوں کے آگے دھوکھے کی ٹٹی کھڑی کر دی جسکی اوٹ میں صاحب موصوف کو کچھ دکھائی نہ دیا +

—اسی پرچہ میں بعنوان ترکوں کا ظلم نمبر تحریر ہے ناظرین اخبار اُس تمام مضمون کو جو ترکوں کے ظلموں سے بھرا ہے پڑھکر غور کر سکتے ہیں کہ کیسا کیسا ظلم ترکوں نے غریب رعایا روم پر جو عیسوی مذہب رکھتی ہے کئے۔ اُس سے یہہ بھی صاف روشن ہو جاویگا کہ جہاد کرنا کیسا کام ہے +

—چین کے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل بعض بعض جگہ کے عیسائی جو چین میں رہتے ہیں مسترود ہیں مقام ننگ کو موضع ننگ ٹو ئی میں لوگوں نے عیسائیوں پر ظلم کیا اور سختی سے پیش آئے۔ ایک پادری صاحب کو وحشیانہ تکلیف دیکر درندوں کی طرح مار ڈالا۔ ہمیں فرانگستان اس بارے میں سرکار چین سے شکایت کرتے ہیں کیونکہ جو پادری صاحب موصوف فرانسیسی تھے۔ دیکھئے والے چین اُسکا کیا جواب دیتا ہے +

—صاحب فرینڈ آف انڈیا مطبوعہ ۲۰ اگست میں لکھتے ہیں کہ جو رزولیوشن خزانوں کی نسبت گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے اُسکا نتیجہ اب حاصل ہوتا جاتا ہے ممالک مغربی و شمالی میں قایم مقام لفٹنٹ گورنر نے سرکلر جاری کیا ہے جس میں انہوں نے افسوس سے محکموں میں تخفیف کی خواہش کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جبکہ عوام کا فایدہ اور نقصان متصور ہو تو کیا کسی کی رعایت کرنی چاہیے ہم واقف ہیں کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی کے فایدہ کیوجہ سے فایدہ عام متصور نہیں کیا گیا ہے۔ مگر یہہ تحریر سر جارج کوپر صاحب قایم مقام لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کی نہایت صاف صاف ہے۔ سر جارج کوپر صاحب اُن سب باتوں میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں اور ہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ جب ان باتوں کا عملدرآمد ہو جاویگا تو سرکار کے خزانہ کی حالت اچھی ہوگی +

سر جارج کوپر صاحب اسباب کا اقرار کرتے ہیں کہ افسر محکمجات چاہتے ہیں کہ خاص نہج کے فایدوں پر سرکاری فایدوں کو سبقت دیں۔ مگر یہہ مشکل بات ہے لیکن وہ امید کرتے ہیں کہ افسران ممالک مغربی و شمالی بلا خوف و خطر ایمانداری سے اسکام کو پورا کرینگے اور وہ اسبات سے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر افسران محکمہ نصف طور سے اس بات کو پورا کرینگے تو گورنمنٹ اپنے ہاتھوں میں اسکام کو لے لیں گے +

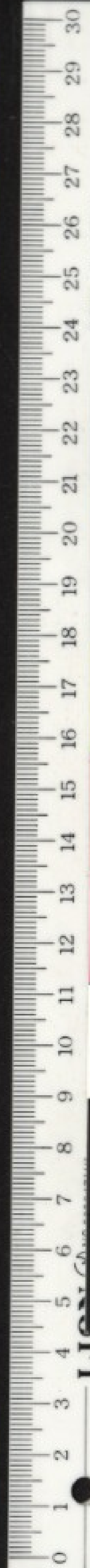
حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب نے بھی ایک رزولیوشن جاری کیا ہے جسمیں انہوں نے کمشنران وغیرہ کے خیالات دربارہ کمی خزانہ کے رجوع کئے ہیں اور کہتے ہیں کہ گورنمنٹ انڈیا کفایت شعاری چاہتی ہے اور نصیحت کرتی ہے کہ ہر پریزیڈنسی میں کفایت ہو پس نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی اسکی مطابق چاہتے ہیں کہ جس قدر افسر پنجاب میں ہیں وہ سپریم گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کریں۔ وہ افسوس کرتے ہیں کہ ضروری کام ملتوی رہجاوینگے مگر اُسکا کچھ علاج نہیں ہے پس سپریم گورنمنٹ کی خوشی کو سب باتوں پر سبقت دینا چاہئے اور اُس کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے +

—ایک کتاب نجم الامثال تصنیف مولوی محمد نجم الدین صاحب مدرس اول فارسی و ریاضی و انگلو سنسکرت دہلی مولوی صاحب موصوف نے ہمارے پاس بھیجی بعد شکریہ مصنف کے التماس ہے کہ بعد معاینہ کے ریویو اسکا درج اخبار کیا جاویگا +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار کو سوئے ہوئے چھوڑ کر وزیر علیکا دہلی چلے جانا

جب وزیر علی اپنے رفیق کی رفاقت میں شہر سے باہر ہوا تو دلی پہونچنے کے بارہ میں انواع واقسام کے خیالات اُسکے دل میں پیدا ہونے لگے راستہ کی روک ٹوک قدم قدم کی تفتیش مشتبہ آدمیوں کی گرفتاری اور ادنی شبہ پر اُن کے مارے جانیکی خبریں تو سن ہی چکا تھا اب انپر غور کرکے نتیجہ نکالنے لگا کہ میرا دلی پہونچنا دشوار ہوگا بالفرض اگر نظر بازو کی نظر سے بچکر یہہ دشوار سہل بھی ہو جاوے تاہم شہر کے اندر داخل ہونا محال ہے کب ممکن ہے کہ دلی کے اندر اور باہر دونوں پر پوربیہ سپاہیوں کا قبضہ ہو اگر وہ لوگ شہر کے اندر قابض ہوگئے ہیں تو اُن قبضہ کے مستحکم بنانیکے لئے ضرور پھاٹک بند کر چکے ہونگے اور جب وہ اندر ہیں تو گورونکا لشکر بہرحال احاطہ کئے ہوئے ہوگا پس مجھکو اندر دخل پانا محال ہے اور بالا محالہ اگر مل بھی جاوے تو کسی فایدہ کا متوقع ہونا خیال باطل کیونکہ ہندوستانکی کل دراثت تو انہیں لوگوں میں تقسیم ہو چکی ہوگی جو مدت سے بیکار بیٹھے ہوئے آج کا دن دیکھنے کے منتظر تھے اور گو میں بھی انہیں کی طرف سے اسملک میں آیا ہوں لیکن حاضر نکالا ہوا مشہور ہو میرے لئے ہندوستان میں کہاں گنجایش رہی ہوگی اب مناسب ہے کہ پنجاب میں رہوں اور اسی میں اپنی بہتری کی صورت نکالوں اور جیسا اُن لوگوں کا پاسا موافق پڑجاوے تو اُسوقت اپنی ایک آدمی ساتھ لیکر کہ اسکو گاکینئے تمہارے لئے پنجاب میں اسقدر دوست پیدا کر چھوڑے ہیں۔ پنجاب سے



انگریزوں کو نکال دینا تو آسان کام نہیں البتہ ملک میں فتور برپا کر دینا ممکن ہو سو اگر وہ لوگ اُدھر دہلی سے فتح کرتے چلے آویں اور ادھر ہم لوگ پنجاب میں فتور مچا رکھیں خصوصاً ایسی جگہوں میں جیسے پٹیالہ ۔ نابھہ ۔ جھیند کیتھل وغیرہ میں تو پھر ساری انگلیاں گھی میں ہیں سو اس حالت میں مقتضائے عقل یہی ہو کہ ہم چندے اور اس ملک میں رہجاویں اور اُن کی کامیابی کی خبریں لیتے رہیں غرض ایسی باتیں سوچ ساچ اور اپنے رفیق کو متفق کر نہ دہنا دیکھا اور نہ بایاں سیدھا پٹیالہ کا رخ پکڑ لیا اور راہ میں یہی گفتگو جاری رکھی کہ پٹیالہ میں رہنا ہمارا خالی از فایدہ نہ ہوگا اور اگر نصرت علی نے امام شاہ کو بس میں کر کے اکسیر کا نسخہ لے لیا ہو تو پھر کیا ہی کہنا ہو ۔ نصرت علی اور امام شاہ کا نام سنکر ایک راہ چلتے مسافر نے چونکنا ہو کر کہا کہ امام شاہ کا تو کچھ پتہ نہیں البتہ نصرت علی اور اُسکے ساتھ کا ابو منصور ریاست میں مشتبہ ٹھہر چکے ہیں کل اُن سے ضمانت طلب تھی معلوم نہیں بچ گئے یا ریاست کی حراست میں ہو گئے وجہ یہہ کہ انگریزوں کے مراسلے اس مضمون کے جابجا پہونچ گئے ہیں کہ کوئی آوارہ گرد ہندوستانی اس ملک میں بلا ضمانت نہ رہنا پاوے چنانچہ بہت سے ہندوستانی جو نوکری کی تلاش میں بطور اُمیدوار پٹیالہ میں بیٹھے تھے وہ سب کے سب گرفتار ہو کر انبالہ میں بھیجے گئے ہیں یقین تو ہو کہ وہ رہا ہو جاینگے کیونکہ مہاراجہ صاحب کے قدیمی اور معتمد ہندوستانی نوکر اُن میں سے اکثروں کے جان پہچان ہیں تاہم تکلیف سے بچ نہیں سکتے بھئی ہندوستانیوں کا تو آج کل عجب حال ہو وہ لوگ جو آگے سنہرے سنہرے کہہ کر ہمکو مشغلوں میں اڑایا کرتے تھے وہی اب مسمسی صورت بنا ہمارے دروازوں میں لاچار پڑے پھرتے ہیں اور ہماری حمایت اور دستگیری کے محتاج ہیں سو میں آپ کو از راہ دوستی کہتا ہوں کہ پٹیالہ ہرگز نہ جانا ورنہ بہت پچھتاؤگے ۔ یہہ خبر سنکر وزیر علی کا بکا رہ گیا ہوش و حواس اُڑ گئے اور سکتہ کا سا عالم اُس پر طاری ہو گیا بے اختیار سر پر ہاتھ دیکر وہاں ہی بیٹھ گیا ۔ جب ذرا افاقہ ہوا تو ڈبڈبا آنسو بہا بچوں کی طرح چلانے لگا کہ ہائے اب میں کیا کروں اور کدھر جاؤں کس سے کہوں اور کس کو سناؤں پردیس کی مصیبتوں میں کوئی مددگار نہیں بے یار اور دور از دیار کا کوئی غمگسار نہیں افسوس موت آئی مگر بیوقت نہ کسی خویش کو خبر اور نہ آشنا کو کفن تو اُدھر رہا معلوم نہیں قبر کی مٹی بھی نصیب ہوگی یا نہیں یا کہ مردہ میرا گیدڑ کتوں اور زاغ و زغن کا حصہ ہوگا کاش گر مرنا تھا تو دلی کی گلیوں میں مرتا اور جہاں اور شہیدوں کے گنج بنیگے وہاں ہی میرا مدفن ہوتا ۔ یہہ حالت دیکھکر اُسکے رفیق نے کہا میاں وزیر علی ہوش کرو اسطرح سے بیتاب ہو کر دوستوں کو ڈرانا کیا مردمی ہو اُسنے کہا بھائی اپنے چاروں طرف آگ جلتی دیکھ کر مردمی کہاں رہتی ہو اور جب موت سامنے آجاتی ہو تو پھر کسکے چھکے نہیں چھوٹتے ۔ سچ پوچھو تو میری آنکھوں میں کچھ نظر نہیں آتا دل قایم نہیں ہو سر چرخ کھاتا ہو میں نہیں جانتا کہ میں کس گناہ کی سزا میں مبتلا ہونے والا ہوں ؎ فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا کہ جس کے عوض یوں رلانے لگا اب دیکھئے وطن سے دور بھائی بند اور خویش رشتہ داروں سے الگ نہ انکی مجھکو خبر اور نہ میرا انکو پتہ خدا جانے اس پردیس کے عالم میں کے دنکا مہمان ہوں اور آخر کس موت سے مرونگا ۔ رفیق نے کہا واہ اچھی سوجھی آپ کو بھی کہیں پنجاب کا اثر ہو گیا کہ ایک دم میں مرد سے عورت بن نکلے اُٹھئے اور دیکھئے کہ کیسے آرام سے دلی پہونچاتا ہوں اور ہزار گوروں کی آنکھ میں خاک ڈال تمہارے دوستوں میں لیجا بٹھاتا ہوں البتہ اتنا ضرور ہو کہ ایکے شاہراہ چھوڑ دیا جاوے اور ہانسے حصار روہتک وغیرہ میں گھوم گھام کوئی دوسرا راستہ لیا جاوے کیونکہ اُس راستہ آتے ہوئے مجھکو کئی ایک آدمیوں نے ٹوکا تھا اور گو میرے تجاہل عارفانہ نے کوئی خبر اپنے پر عاید نہیں ہونے دیا تاہم اندیشہ ہو کہ واپس جاتے وقت خدا نخواستہ کوئی آدمی جسنے مجھے پہلے آتے دیکھا تھا دیکھ پاوے اور پہچان کر یہہ سمجھے کہ کوئی خفیہ پیغام لیکر آیا تھا اور اب کام نکال کر چلا جاتا ہو بھائی انگریز لوگ راہداری کی بڑی حفاظت کرتے ہیں اور اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ راستوں کی حفاظت جیسی اُن کے وقت میں ہو اور کسی عہد میں نہیں ہوئی چور اُچکے راہزن اور اُٹھائی گیرے جو آگے چپہ چپہ پر دیکھے جاتے تھے اب کہیں سننے میں بھی نہیں آتے بلکہ وہ ڈاکو اور قزاق جو آگے شاہراہوں میں رہتے اور ایک جمعیت کے ساتھ مسافروں کو لوٹتے تھے اب ساگر اور نربدا کے کناروں پر خیمہ دوزی ٹاٹ بافی دری بننے اور ہل جوتنے وغیرہ پر گذران کرتے ہیں [illegible] کا اُس حرکت پر چلنا خالی از وقت نہیں ۔ دل تو چاہتا ہو میاں وزیر علی کہ کسی نہ کسی ڈھنگ آپکو آج ہی دلی پہونچا دوں لیکن کچھ پیش نہیں جاتی غرض اسی بات پر پختہ ہو کے وزیر علی اُٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے دلی کی سیدھ میں ایک ایک ڈنڈی کی راہ لیکر ایک گانو کا رخ کر لیا ۔ باقی آئندہ

ترکوں کا ظلم نمبر ۲

اخبار ڈیلی نیوز کا کارسپانڈنٹ ترکوں کے ظلم کی ہولناک کیفیت جو وے غریب و عاجز و لاچار رعایا روم پر جو عیسوی مذہب رکھتی ہو کرتے ہیں مفصل بیان کرتا ہو اول خط مقام فلی پہلیس محررہ ۳۱ جولائی میں لکھتا ہو کہ جو ترکوں نے ظلم برپا کر رکھا ہو اُسکی دریافت چستی و چالاکی سے ہو رہی ہو اور گمان غالب ہو کہ مسٹر بیرنگ صاحب اپنی رپوٹ میں تحریر فرماوینگے کہ کم سے کم ۶۰ گانوں جلائے گئے اور ۱۲۰۰۰ آدمی مقتول ہوئے ۔ مگر معلوم نہیں کہ عیسائیوں کی سرکشی کی بابت کیا رائے دینگے ۔ کارسپانڈنٹ مذکور بیان کرتا ہو کہ جب ہم یہاں پہونچے بہت سے قیدی رہا کئے گئے ۔ مسٹر بیرنگ صاحب

اپنی نیک نیتی سے اسبات کی سچائی کو دریافت کرنا چاہتے ہیں لیکن اُن کے پاس ترکوں کی فوج حاضر ہی جو لوگوں کو ڈراتی ہی اور مسٹر گراچینو مسترجم ترکوں کی طرفداری غیر واجب کرتے ہیں اور اہل بلگیریہ کو اپنی حکومت سے ڈراتے اور دھمکاتے ہیں اور ترکوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتے ہیں۔ ایک روز وے سمی تسم بی کے ساتھ جو قوم باشی بزک کی فوج کا سپہ سالار تھا اُن گانوں کے ملاحظہ کو جن کو تسم بی نے جلادیا تھا گئے تو چند روز بعد رعیت نے مسٹر سکیلر سے کہا کہ ہم اس امر میں صاف صاف گواہی دینے سے ڈرتے ہیں۔ مسٹر سکیلر خیال کرتا ہی کہ وہ روایت کہ اہل بلگیریوں نے بھی سختی کی ہی بالکل غلط ہی اور کہتا ہی کہ اگرچہ ترکوں کے سو آدمی مقتول ہوئے مگر کارزار میں مارے گئے۔ کوئی ترک کی عورت یا بچہ کسی طرح مقتول نہیں ہوا سوائے تین گانوں کے۔ یہاں تک کہ اہل بلگیریہ نے مقابلہ بھی نہیں کیا مگر ایک گانوں میں بلگیریہ والوں نے اپنی جان بچانے کیواسطے مقابلہ کیا لیکن اُس گانوں میں دونوں فریق کے آدمی رہتے ہیں۔ کارسپانڈنٹ صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ جیسا کہ اخبار ڈیلی نیوز نے ترکوں کے ظلم بیان کئے ہیں وے مطابق اصل کے ہیں اُس میں کچھ بھی جھوٹ کی بو نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ ایک خوبصورت لڑکی نے اپنی ہوشیاری سے ایک جھنڈے پر کچھ سوزنی کام کیا تھا اُسکے ساتھ ترکوں نے وحشیانہ حرکت کی اُسکے بعد بطور طعن کے اُسکو بلگیریہ کے ملکہ کا خطاب دیکر ڈیڑھ ماہ تک قید میں رکھا پھر اُسکو ضمانت پر رہا کیا مگر وہ لڑکی اپنی آبرو ریزی کے باعث جو ظالم ترکوں نے کی ہی نہایت شکستہ دل ہو رہی ہی ✤

دوسرا خط محررہ یکم اگست مقام تاترپزارجک۔ اس خط میں کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ میں بھی شہر تونک کو ہمراہ مسٹر سکیلر صاحب کے دیکھکر آیا ہوں اور کل مسٹر بیرنگ صاحب گئے تھے مگر جو کچھ میری نظر سے گذرا وہ میں بیان کرتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ جب ہم شہر تونک کے نزدیک پہونچے تو دور سے ایک ٹیلہ دکھائی دیا اُسپر سے بہت سے کتے بھاگتے ہوئے ہمکو نظر آئے جب ہم اُس ٹیلہ کے پاس گئے تو ایک ڈھیر لاشوں کا جسپر پارچہ پوشیدنی بھی تھی اور بہت سی کھوپریاں اور استخوان دیکھنے میں آئیں میںنے گھوڑے پر سوار ہوکر ایکسو کھوپریاں جن کو کتے صاف کر چکے تھے اور ننھے ننھے بچے بھی مقتول ہوئے تھے شمار کیں۔ شہر میں چاروں طرف لاشیں و کھوپریاں نظر آئیں مکانوں کے اندر جہاں بیچارے مظلوم جلائے گئے اور مقتول ہوئے معائنہ کیں جن میں بہت سی لاشیں عورتوں و چھوٹی لڑکیوں کی جنکے سروں پر خوبصورت بال جمے ہوئے تھے دیکھیں جب ہم گرجا کی طرف گئے تو جوں جوں اُسکے نزدیک پہونچے توں توں سڑی ہوئی لاشوں کے ڈھیر پھیلے ہوئے نظر آئے گرجا گھر اور مدرسہ کے درمیان اٹھ اٹھ لاشیں پڑی ہوئیں دیکھیں۔ گرجا گھر کے احاطہ میں ایک دہشتناک کیفیت معلوم ہوئی کیونکہ تمام احاطہ میں تین تین فٹ لاشوں کے انبار لگے نظر پڑے جنکی بدبو سے نفرت ہوا جاتا تھا اگرچہ ان پر تھوڑی مٹی بھی مگر کچھ اثر نہیں ہوا جاتا تھا علاوہ اسکے وہ مٹی بھی کچھ زیادہ نہیں تھی کیونکہ اُن مقتولوں کے اعضا ایک دوسرے پر پڑے تھے کسی کی ٹانگ نکلی ہوئی اور کسیکا ہاتھ غرض کہ یہہ کیفیت نہایت ہی خوفناک دیکھی میںنے اُس پراگندہ ڈھیر لاشوں میں تین تین برس کے بچے بھی کہ جن کے سر و نیز خوبصورت بال تھے دیکھے جب گرجا گھر کے اندر گئے تو باہر سے زیادہ وہ تر حالت دیکھی کیونکہ تمام گرجا سڑی ہوئی لاشوں سے پر تھا۔ کارسپانڈنٹ صاحب کا بیان ہی کہ میںنے ایسی بری حالت جو یہاں دیکھنے میں آئی کہیں نہیں دیکھی بلکہ کبھی خواب میں بھی نظر نہیں آئی گرجا گھر اور اُسکے احاطہ میں ایسی بدبو آتی کہ میںنے اپنی ناک میں تماکو دے لیا۔ مدرسہ میں دو سو عورتیں و ننھے ننھے بچے ظالموں نے جیتے جلادے اور تمام شہر میں ایسی ہی حالت دیکھی بعض جگہ لاشوں کے ڈھیر بالشت دو بالشت زمین کھود کر دبائے گئے جن کو نکالکر کتے کھا گئے۔ ایک چھوٹی سی ندی کے کنارے بہت لاشیں دیکھنے میں آئیں اور بہت سی لاشیں تاترپزارجک جو یہانسے تیس میل کے فاصلہ پر ہے پہونچائے گئیں۔ اور شہر میں نو ہزار باشندے تھے جن میں سے صرف ۱۰۰۰ آدمی باقی بچے ✤ جو بچے تھے وے واپس چلے آئے اور اپنے عزیز و اقارب کو یاد کر کے اور چیخیں مار مار کر روتے ہیں اُن کی آہ و زاری کی آواز اوہ اوہ دور میل جاتی ہی۔ بعض بعض اپنے عزیزوں کی لاشوں کو نکال رہے ہیں۔ میںنے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بچوں کے سروں کو گود میں لئے ہوئے زار زار رو رہی تھی ✤

مسمی غا احمد جسنے غریب مظلوم رعایا پر ظلم کیا اس ظلم کے صلہ میں اُس صوبہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔ کارسپانڈنٹ صاحب اس چٹھی میں بھی لکھتے ہیں کہ جو کچھ یہاں کے ظلموں کا بیان اخباروں میں ہوا اُس میں کچھ غلطی نہیں ہی اور نہ کچھ مبالغہ بلکہ امر واقعی کا بیان ہوا ہی۔ ظالم ترکوں نے کوئی ایسی سختی اور ظلم باقی نہیں چھوڑا جو ایجاد کر سکے اور اُسکو عمل میں نہ لائے سات ہزار لاشیں ۴ ہفتے سے دھوپ میں پڑی سڑتی ہیں جن کو ہمیشہ کتے کھاتے اور اُن کی کھوپریوں کو ادھر اُدھر لئے پھرتے ہیں۔ مسٹر سکیلر صاحب نے یہہ نہیں سنا کہ اب باقی ماندوں سے صرف ایک لاکھ پیاسٹر اسکا طلب کیا جاتا ہی ✤

کارسپانڈنٹ مذکور کا بیان ہی کہ یہہ شہر پیشتر دس لاکھ پیاسٹر دیا کرتا تھا مگر اب ظلموں کے مارے صرف اسقدر بچے ہیں کہ اُسی حساب سے ایک لاکھ پیاسٹر طلب کیا جاتا ہی ✤

اس سے صاف ظاہر ہی کہ گورنمنٹ ترکی اسبات سے بخوبی آگاہ ہی کہ یہاں کیا ظلم ہو رہا ہی۔ تمام زراعت کھڑی سوکھ اور سڑ گئی کیونکہ اُسکے مالک گرجا کے احاطہ میں پڑے سڑتے ہیں۔ باقی ماندہ غریبوں کی مویشیاں ترک لیگئے تو مانگنے پر بھی واپس نہیں دیتے اب وے لوگ فصل آئندہ کاشت نہیں کر سکتے



اور یہہ خیال کہ ترک اُن کی مدد کرتے ہیں بالکل غلط ہی کیونکہ رعیت جا بجا سکیلر صاحب سے شکایت کرتی ہی کہ ہماری مولیشی ہمکو نہیں ملتی۔ یہہ کہنا کہ اہل بلگیریہ نے بھی سختی کی سطلق جھوٹ ہی۔ سکیلر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ترکوں میں سے دوسو سے کم آدمی مرے جو صرف لڑائی میں مارے گئے ہیں۔ مسٹر سکیلر اور مسٹر میرنگ صاحب کی رپوٹ اِس بیان کی تصدیق کریگی۔ لازم ہی کہ جو لوگ وہاں بھوکھ کے مارے مرتے ہیں اُن کی خبر گیری کیجاوے ✣

منقولات

سب سے پرانی زبان

کہتے ہیں کہ تین بڈھے آدمی ایک تو محمدی ایک برہمن اور ایک بنی اسرائیل کنوے پر بیٹھے بیٹھے آپس میں بحث کرتے تھے کہ سب سے پہلی زبان کونسی تھی۔ ایسے غصہ کے طور سے باتیں کرنے لگے اور یہاں تک بلند آواز سے جھگڑنے لگے کہ ایک انگریز اُن کا غل شور سُنکے نزدیک آ کھڑا ہوا۔ وہ شکار کھیل کے آتا تھا اور اب زمین پر شکار دھر کے اور ہاتھ میں بندوق لئے ہوئے اُن کی باتیں سُننے کو پاس کھڑا رہا ✣

محمدی بہت قسم کھا کے اور ہاتھ مار کے زور سے پکارا کہ سب سے پہلے تو بیشک عربی زبان ہی۔ کیا وہ نہیں ہی جس میں قرآن حضرت محمد علیک السلام کو دی گئی کیا وہ نہیں ہی جس میں خدا تعالےٰ نے شریعت مسلمین کو فرمایا۔ اے کافر بے ایمان کیا تم محمد صاحب کی بے ادبی کرتے ہو کہ عربی زبان سب سے پہلے نہیں ہی ✣

بنی اسرائیل نے سر ہلا بھویں کھینچ کے جواب دیا کہ وہ زبان جو ہمارے باپ ابرہام اور اضحاق اور یعقوب بولتے تھے سو ہی سب زبانوں سے عزت کے لایق ہی۔ یہہ وہی زبان تھی جو فردوس میں حوا کے پھل کھانے سے پیشتر بولی گئی۔ بیشک سب سے پرانی اور سب سے پاک زبان عبرانی ہی ✣

برہمن نے یہہ بات سُنکے حقارت سے کہا کہ جیسا سر کنڈا برگت کے سامھنے ویسے اور سب زبانیں سنسکرت کے سامھنے۔ جیسا برگت اپنے ڈالیوں جڑیں نکالتا ہی اور وے جڑیں زمین کو پہونچ کے آپ ہی درخت ہو جاتے ہیں ویسے اور زبانیں جان بخشنے والی سنسکرت سے جوڑی ہوئی ہیں۔ وہ جو شبہ کرتے ہیں کہ سنسکرت سب سے پرانی زبان ہی عورات سے زیادہ جاہل و بالکل بے عقل ہی ✣

مباحثہ والے ایسے غصہ ہو گئے کہ اندیشہ آپس میں لڑنے کا ہوا۔ یہہ موقع دیکھکے انگریز سامھنے آن کر ادب سے بولا ای بڑے میاں اگرچہ آپکی عمر تو میری عمر سے بہت زیادہ ہی تو بھی مجھے اجازت دینا کہ میں اِس جھگڑے کا فیصلہ کروں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہی کہ سب سے پرانی اور پاک زبان کون ہی ✣

محمدی نے تعجب کر کے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں۔ آپ کی ڈاڑھی ابتک نہیں ہی اور کیا آپ بوڈھوں کو سکھلائیں گے برہمن کر کڑاہٹ سے بولا کہ صاحب لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ البتہ وے تو سڑک اور ریل وغیرہ بنا سکتے ہیں اور خبر عجیب طور سے تار برقی کی معرفت بھیج تو سکتے ہیں لیکن پرانی زبان کے حق میں وے برہمنوں کو کیا بتلائیں ✣

صاحب نے جواب دیا کہ وہ زبان جس کی بابت میں بیان کیا چاہتا ہوں نہ فقط اِس دنیا میں سب سے پرانی ہی بلکہ وہ ہی زبان ابھی بہشت میں ستعمال ہوتی ہی ✣

صاحب کی یہہ بات سُنکے تینوں کے تینوں حیران ہوکے داڑھی میں ہاتھ پھیر کے توبہ توبہ کہنے لگے ✣

صاحب نے پھر کہا کہ اور بات بھی ہی جو بھاری اور سوچنے کے لایق ہی۔ اور اُس کی آنکھیں جو آسمان سے ملی تھیں چمکتی ہیں جو کوئی اُس زبان کو نہ سیکھے خواہ اِس ملک کا خواہ اور ملک کا ہو وہ کبھی بہشت میں داخل نہ ہوگا ✣

محمدی نے پوچھا کہ او صاحب کیا آپ اُس زبان سے واقف ہیں ✣

صاحب نے کہا کہ ہاں شکر خدا کا میں واقف ہوں ✣

یہودی یقین نہ کرتا تھا۔ سو اُسنے صاحب سے پوچھا آپ بتلائیے کہ وہ زبان کہاں سے آپنے سیکھی ✣

بتلایا کہ میں نے پہلے تو اپنی ماں سے سنی ✣

اِس پر تینوں بزرگ بڑا تعجب کر کے اکٹھے صاحب سے پوچھنے لگے کہ مہربانی کر کے بتائیے کہ یہہ کونسی زبان ہی ✣

صاحب نے جواب دیا کہ سچائی کی زبان ✣

یہہ سُنکے سب بول اُٹھے سچ بات۔ سچ بات۔ خوب کہا سچائی تو سچ مچ خدا کی زبان ہی اور وہ ہی بہشت میں بولی جاتی ہی ✣

صاحب نے پھر کہا کہ خیر لیکن اُسکو اسی دنیا میں سیکھنا پڑتا ہی۔ جب میں اِس ملک میں ابھی نہیں آیا تھا مجھے دن رات کا آرام چھوڑنا پڑا تا کہ میں ہندوستانی زبان خوب سیکھوں۔ جو میں ہندوستانی نہ جانتا تو مجھے سرکار کی نوکری کبھی نہ ملتی۔ اسی طرح جو کوئی سچ نہ بولے سو کبھی بہشت میں دخل نہ پائیگا۔ خدا تو سچ ہی اور اُسکو جھوٹھ نہایت بُرا لگتا ہی۔ اُس کے پاک کلام میں لکھا ہی کہ جھوٹھے عیبوں سے خداوند کو نفرت ہی۔ یہہ سُنکے وے آنکھ برابر نہ کر سکے کیونکہ اُن میں سے ایک بھی نہ تھا جو دو چار پیسوں کے نفع کے لئے جھوٹھ نہ بولتا اور یہہ اُن کے خیال میں بھی نہ آیا تھا کہ خدا کے نزدیک جھوٹھ

بولنا بُرا ہو۔ نہ یہہ کہ اُسکی لعنت جھوٹھ بولنے والے پر ہو۔ تب بنی اسرائیل نے پھر پوچھا صاحب یہہ کہاں لکھا ہو کہ بہشت کا دروازہ جھوٹھ بولنے والوں کو بند ہو۔ صاحب نے جواب دیا خدا کے کلام میں لکھا ہو۔ اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔ اب سنو خدا تعالیٰ جو جھوٹھ نہیں بول سکتا ہو۔ بہشت کے حق میں کیا فرماتا ہو۔ کوئی چیز جو ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹھ ہو اُسمیں کسی طرح در نہ آئے گی۔ بنی اسرائیل نے تعجب سے کہا اگر آپکی بات سچ ہو تو آپکی بہشت بالکل کھلی ہوگی۔ پطرس نے جسے آپ لوگ بڑا پاک سمجھتے ہیں تین بار قسم کھا کے جھوٹھ بولا۔ یہہ بات تو آپکی انجیل میں لکھی ہو۔ کیا وہ بھی بہشت سے نکالا جائیگا یا صرف اُس ہی کا گناہ بیسزا ہوگا +

صاحب نے کہا کہ پطرس کے گناہ کے عوض سزا تو ہوئی تھی کیونکہ پطرس کے خداوند نے وہ مسیح جس کا انکار اُسنے کیا تھا بدلا دیا۔ وہ لہو جو بچانیوالے کی چھدی ہوئی پسلی سے بہایا گیا تھا سو سب گناہ کو خواہ خیال کے خواہ بات کے خواہ فعل کے ہوں اور اُن گناہوں میں جھوٹھ بھی شامل ہو دھو سکتا ہو۔ لیکن وے جو گناہ کی معافی چاہتے ہیں اُن کو چاہئے کہ جیسا پطرس نے توبہ کیا اور ایمان بھی لایا ویسا ہی کیا کریں۔ جب خدا کی روح دل میں آتی ہو تو سب برائی کو نکال دیتی ہو یہاں تک کہ بے انصاف آدمی انصاف والا ہو جاتا ہو اور مغرور حلیم ہو جاتا اور وے ہونٹھ جو جھوٹھ بولنے سے ناپاک تھے بہشت کی زبان بولنے کی طاقت حاصل کرتے ہیں یعنے سچائی کو +

از مخزن مسیحی

روم کی حالت

تحریکار سپانڈنٹ خاص اخبار نامہ پانیر از مقام پیرس دار السلطنت فرانس مورخہ ۔ اگست ۱۸۷۶ء معلوم ہو شہر کا ایک باجہ ساز ایک نئے قسم کا باجہ تیار کر رہا ہو جس کے نل شیشہ کے ہیں۔ ایک باشندہ آئرلینڈ اس شخص کی دوکانپر آیا اور اُس باجہ کو بنے ہوئے دیکھ کر شیشہ کی خاصیت کا کہ نظر اُس میں سے گذر جاتی ہو نہایت شکر گذار ہوا اور بولا کہ آپ لوگ دیکھ سکینگے جو کچھ کہ وہ سنتے ہیں یعنے باجہ کے اندرونی حال کو دریافت کر سکینگے۔ اِس بات کی مثال مشرقی معاملات ملکی سے ہو سکتی ہو۔ وہ لوگ جو قوانین قدرت اور معاملات قومی کے بارہ میں خامہ فرسائی کیا کرتے ہیں اسی طرح جیران معاملات کو ظاہر کرتے ہیں گویا وہ ایسے ہو رہا ہیں جیسے کہ آئینہ کے اندر کی ایک چیز لیکن میری نظر میں یہہ آتا ہو کہ اصلی حقیقت ان معاملات کی پوشیدہ ہو اور فی الحقیقت یہہ سر مخفی یورپ میں شاذ و نادر کسی پر ظاہر و روشن ہوگا۔ بسمارک کو شاید معلوم ہو جو کچھ کہ ہو سکتا ہو اسیطرح گورٹیسچکاف کا بھی قیاس کرنا چاہئے اور ممکن ہو کہ انڈرسی بھی اِس معاملہ کو پہلے سے جان لیویں لیکن مجکو یقین ہو کہ اس معاملہ میں ڈزیلی صاحب اُسیقدر حیران و سرگشتہ ہیں جس قدر کہ ایک ناواقف ہو سکتا ہو۔ سلطان مراد بڑی مشکل میں ہیں وہ بہہ وجوہ سلطنت سے دست بردار ہونے میں رضامند ہیں لیکن چونکہ سلطان مراد کی عقل سلیم نہیں ہو لہذا اس رضامندی میں شک ہو سکتا ہو اور یہی وجہ ہو کہ وزیر اعظم اور سر ایچ ایلیٹ صاحب اس معاملہ میں متردد ہیں اور سلطان مراد کی وفات کے منتظر ہیں پر یہہ بہتر ہو تاکہ بخوشی خواہ بضرورت امورات ملکی سلطان مراد خود کشی کر لیتے۔ ابھی ایک شخص قسطنطنیہ سے وارد ہوا ہو اُس سے مینے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ جس وقت سے کہ سلطان مراد تخت نشین ہوئے اُسکی اُن سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن تاہم اُسکو یہہ موقع حاصل تھا کہ بعض پوشیدہ اسرار پر اُس کو آگاہی ہو۔ اُس کا بیان ہو کہ باعتبار قوائے جسمانی اور قوائے نفسانی سلطان مراد بنہایت درجہ قابل تاسف ہیں +

دوسرے خطوط سے آشکارا و کشف ہو کر اپنے ضعیف قوا کو جوش میں لانیکے واسطے سلطان مراد شامپین یا برانڈی شراب نوش فرمایا کرتے ہیں۔ فی الحقیقت قرآن شریف کا حکم ممانعت میخواری قسطنطنیہ میں زمانہ حال کے امرائے شاہی و دیگر عالیشان گھروں میں بے اثر سمجھا جاتا ہو۔ سلطان مراد کے بارہ میں زیادہ لکھنے کی کچھ احتیاج نہیں کیونکہ عجب نہیں کہ میری اس تحریر کے پہونچنے کے قبل آپکو بذریعہ تار برقی یہہ خبر ملے کہ سلطان مراد نے وفات پائی یا وہ تخت سے اوتار دئے گئے اُن کے بھائی عبد الحمید آفندی تخت پر جلوس فرماوینگے۔ ان حضرت نے بھی اپنی جوانی واہیات کاموں میں صرف کی ہو۔ خوشامدی لوگونکا بیان ہو کہ اُسوقت سے عبد الحمید نے اپنی بہت اصلاح کی ہو اور اب اُن کی تندرستی عمدہ حالت میں ہو اور فہم اور خرد بھی ترقی پر ہو۔ یہہ نئی چیزوں کو دیکھکر اسطرح خوش ہوتے ہیں جیسے لڑکا کھلونیکو دیکھکر خوش ہوتا ہو۔ عمر ان کی ۳۴ سال کی ہو۔ یہہ یقین کیا جاتا ہو کہ عبد الحمید ر کی بہت نوش فرماتے ہیں۔ فی الحقیقت اس سلطنت کے ارکین میں سے صرف دو شخص اس خراب عرق کے استعمال سے بچے ہیں یعنے وزیر اعظم اور وزیر دول خارجہ باقی سب لوگ اسکے عادی ہیں +

از شعلہ طور

اخبارات ملکی و ولایتی

طغیانی بسبب ٹوٹ جانے بند دریا کے اکثر مواضعات علاقہ مظفر گڈھ غرقاب ہو گئے اور راستہ آمد رفت ملتان کا مسدود ہو۔ بیماری کی بھی ترقی ہو۔ دریائے راوی و بیاس دونوں اسقدر طغیانی پر ہیں کہ کئی کئی دن کشتی نہیں پڑتی اور مسافر رکے رہتے ہیں +



بڑودہ۔ تار برقی بڑودہ مورخہ ۷ ستمبر سے معلوم ہوا کہ کل رات کو دریا نہایت طغیانی پر ہو گیا شہر و کمانی پور کی آمد و رفت جانب چھاؤنی بند ہو گئی کسی ذی روح کا نقصان نہیں ہوا قریب سو گھر و نکے سیلاب میں آ گئے ریلوے لین محفوظ رہی ✣

چین۔ چین کی مغربی سرحد پر جو لڑائی حال میں ہوئی تھی اسکی مفصل کیفیت روس کے اخباروں میں لکھی گئی ہو کرگز قوم کے لوگوں نے روسیوں کی مقبوضہ ملک فرغانہ اوقند میں نہایت لوٹ مار و کشت و خون کیا شہر کے شہر تباہ ہو گئے۔ باشندے قتل ہوئے اور انکا مال و اسباب کرگز کے لوگ لے گئے کرنیل بگولوبیف نے کرگز و نیز اوسوقت میں حملہ کیا کہ جب وہ اماکن کو واپس جاتے تھے کسی قدر دیر تک مقابلہ رہا پھر کرگز بھاگ گئے اور چار سو آدمی اُنکے کھیت رہے اور کسی قدر زخمی ہوئے ✣

یعقوبخان چالیس ہزار سپاہی لیکر چین میں داخل ہو گئے ہیں یہہ فوج نہایت آراستہ و مسلح ہو اور یورپ کے افسروں سے تعلیم پائے ہوئے ہیں چینی سردار اپنا صدر مقام چھوڑ کر کہیں کو چلا گیا ✣

یعقوبخان نے مقام ہوچو و ہرکول و ہامی پر قبضہ کر لیا ہو ✣

بغاوت۔ دار تاریخ شاہی توبخانہ موجود میں بغاوت ہو گئی تھی جس کے شبہ میں ۴۰ آدمی معہ ہر گنڈ کے گرفتار ہوئے تھے مگر بعد تحقیقات کے سب رہائی پا گئے ✣

تمغے۔ صاحب راقم انڈین ڈیلی نیوز رقم طراز ہیں کہ جو تمغے اعلیٰ جناب شاہزادہ ویلز بہادر نے ہندوستانی راجاؤں اور سرداروں کے واسطے حال میں انگلستان سے بھیجے ہیں اُن کو فلاں فرم نے کلکتہ کی دار الضرب کو اس غرض سے حوالہ کر دیا ہو کہ وہ مالکان تمغوں کے نام انکے کندہ کر دے یہ تمغے قریب انکے علاوہ سولہ خاص ہونے کے ہیں اور ہر ایک کا وزن تخمیناً آٹھ روپیہ بھر ہی بتیالیس خاص چاندی کے ہیں اسکے ایک طرف شاہزادہ صاحب کی تصویر ہو اور دوسری طرف اُن کے تاج وغیرہ کی تصویر ہو اور ہندوستان میں اُن کی تشریف آوری کی تاریخ ہو طلائی تمغے نظام صاحب والی حیدرآباد اور سر سالار جنگ بہادر اور سر جنگ بہادر و مہاراجہ صاحب بہادر جیپور اور مہاراجہ گوالیار و مہاراجہ اندور اور مہاراجہ بنارس اور مہاراجہ جودھپور اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور دیوان اور ونیا نگرم اور مہاراجہ ادے پور اور راجاؤں کیواسطے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ چاندی کے تمغے اور چھوٹے چھوٹے رئیس اور سرداروں کو دئیے جاوینگے ✣

ہائی کورٹ۔ ہمکو معلوم ہوا ہو کہ عدالت ہائی کورٹ مدراس کے ججوں نے اُس اعتراض کی تائید کرنا منظور کر لیا ہو جو عدالت ہائی کورٹ کلکتہ کے ججوں نے مسٹر فلر صاحب کے مقدمہ میں حضور لارڈ لٹن صاحب کی دست اندازی کی نسبت کیا ہو ✣

بخارا۔ اخبار انڈین پبلک اوپنین سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب بخارا کے پاس شہنشاہ روس کے پاس سے ایک فرمان اس مضمون کا آیا ہو کہ جو روسی فوج وسط ایشیا میں کام کرتی ہو اُنکے واسطے وہ رسد اور بار برداری جمع کریں چنانچہ امیر صاحب موصوف نے نہایت مستعدی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کر دی ہو ✣

بنگلور۔ بنگلور کے چند دولتمند ہندوستانیوں نے اپنے آپسمیں مبلغ ایک لاکھ روپیہ کا چندہ ہندوستانی ساخت کے کپڑے کی فروخت کو ترقی دینے کے لئے کیا ہو اور اس مقصد کیواسطے انہوں نے بازار کے وسط میں ایک دوکان کھولی ہو اور وہاں ہندوستانی ساخت کے کپڑے کی کثرت سے خرید و فروخت ہوتی ہو ✣

گل مرغ۔ پانیر مطبوعہ ۱۲ اگست میں لکھتے ہیں کہ کپتان گرینڈ صاحب اب گل مرغ میں داخل ہوئے یہہ مارے نہیں گئے جیسا کہ مشہور ہوا ✣

فوج۔ پانیر مطبوعہ ۲۲ اگست میں لکھتے ہیں کہ امسال یورپین فوجیں پہاڑوں پر بہت رہیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں کیونکہ حال کے نقشہ جات سے معلوم ہوا کہ نو ہزار ایکسو پچاس یوروپین سپاہی پہاڑوں پر ہیں اور علاوہ اُن کے آٹھ سو سپاہی مع اپنے بال بچوں کے ہیں اور ایکہزار آٹھ سو دس لڑکے اور لڑکیاں ہیں یہہ ترکیب سرکار نے خوب نکالی ہو وہاں بیماری کم ہو گی اور لوگ آرام سے رہینگے ✣

روس۔ ایک تار برقی جو روس سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ جو جلسہ وہاں واسطے تیمارداری زخمیوں کے ہو اُسنے شہنشاہ آسٹریا اور شہنشاہ روس سے چاہا کہ گاڑیاں وغیرہ واسطے تیمارداروں کے گذر جانے دیجئے چنانچہ شہنشاہ روس نے وعدہ کیا ہو اور قسطنطنیہ سے بھی اجازت منگوائی ہو وہانسے بھی یقین ہو کہ اجازت آجاوے سلطان نے برلن اور پیرس میں لکھ بھیجا ہو کہ گورنر سلونکا کو حکم قتل کا دیا گیا ہو اسبات سے گورنمنٹ برلن اور پیرس نے سلطان کا شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ آپ نے نہایت درجہ انصاف کیا ✣

قندہار۔ کے گورنر نے کئی ایرانی ممبروں و جاسوسوں کو گرفتار کر کے امیر صاحب کی حضور میں بھیجا ہو کہ اسکی بابت جیسا کوئی حکم مناسب صادر فرماویں ✣

سردار ایوب خان جو ابھی مشہد سے واپس آکر امیر صاحب سے عفو تقصیرات کا طالب ہوا ہو کسی طرح قلعہ بالا حصار میں پہنچ امیر صاحب کی زیادہ تر منظور نظر ہوئی یعنے عبداللہ جان کی والدہ کے پاس جا پہنچا اور اپنی حالات عرض کئی اور امیر صاحب کے حضور میں سفارش کی درخواست کئی مگر اُسنے کچھ توجہ نہ کی اور اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا ✣

ہیضہ۔ موضع مواس تھانہ موجہ ضلع منوں میں ہفتہ گذشتہ

ہیں اُس مرض کی بہت شدت تھی ایک ہفتہ میں دو سو آدمی مرگئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ متوفیوں کی تکفین تدفین نہیں ہوسکتی ایسے موقعہ پر غلام محمد خان ڈپٹی انسپکٹر نے اُس موضع میں جاکر اُن نعشوں کو تکفین کرایا اور لوگوں کا جو گاؤں چھوڑکر بھاگے جاتے تھے تسلی دی +

فرانس ـ سنا گیا کہ اہل فرانس کا ارادہ ہی کہ سمندر کو کاٹکر الجیریا اور سوڈس میں لیجاویں ایم ڈی لیسپس صاحب کا قول ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی جب ممکن ہی تو اُس سے بڑا فایدہ ہوگا انکا قول ہی کہ جو دشت یہاں ویران پڑا ہی وہ سمندر کے آنے سے بالکل سرسبز ہوجاویگا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب سے نہر سویز جاری ہوئی ہی اُسوقت سے جہاں تک کہ نہر جاری ہی وہاں ہر مہینہ میں دو مرتبہ پانی برستا ہی ورنہ جب یہہ نہر جاری نہ تھی تو سال بھر میں ایک مرتبہ پانی برسا کرتا تھا ہوئے اُسکے ہر دو کنارہ نہر کے سبز گھاس اور درخت پھولوں کے پیدا ہوتے ہیں جہاں زمانہ سابق میں کچھ بھی نہ تھا پس اگر یہہ تجویز پوری ہوجاویگی تو دشت میں بڑی پیداوار ہوجاویگی اور ملک فرانس کو نہایت درجہ فایدہ حاصل ہوگا +

چاندی کی روانگی ـ ولایت کی اخباروں میں مندرج ہی کہ شہر ساوتھمپٹن سے اول جنوری ۱۸۸۲ء سے ۱۶ اگست تک کُل ۲ کروڑ ۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۹ سو ۱۴ روپیہ کی چاندی اور ملکوں کی طرف گئی جس میں سے ۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ۹ ہزار ۸ سو روپیہ کی تو ہندوستان میں آئی ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۷ سو دس روپیہ کی چین میں گئی اور ۷۰ لاکھ ۹ ہزار ۴ سو دس روپیہ کی اور ملکوں کو روانہ ہوئی +

خبر ہی کہ لندن میں جتنی اخباروں کی قیمت ایک پینی (دو پیسے) ہی سب کو سوائے ایک کے جسکا نام ڈیلی ٹیلیگراف ہی گھاٹا اُٹھانا پڑتا ہی سبب یہہ کہ آجکل سوداگری سست سی ہی

لہذا انمیں اشتہار نہایت ہی کم چھپتے ہیں اور چونکہ کم قیمت اخباروں کا نکلنا انہیں پر منحصر ہی لہذا آجکل انکا حال رنجناک ہی +

سفیر یارکند ـ ۱۶ اگست ۱۸۸۲ء کو ۴ بجے بعد دوپہر کے قاضی سید یعقوب بیگ صاحب سفیر دولت یارکند جو کہ امیر کاشغر کے رشتہ دار ہیں ۲ ماہ ساون ۱۹۳۹ سمبت کو لداخ سے روانہ ہوکر ۱۵ ساون کو ۲ بجے دوپہر کے تشریف فرمائے سری نگر دار الحکومت خطہ کشمیر ہوئے اور باغ دلاور خان میں جو کہ برلب نہر مار گل واقع ہی اور پہلے سے حسب تجویز سرکار مہاراجہ صاحب بہادر کے مع کل تکلیفات سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا فروکش ہوئے

لودیانہ

اِس ہفتہ میں دو مرتبہ اچھی بارش ہوگئی اور گرد و نواح سے بارش کی خبریں آئیں ہیں +

شہر میں بخار کی کثرت ہی مگر مہلک نہیں صرف چودہ آدمی ضایع ہوئے سو شہر کی آبادی کے مقابلہ میں کچھ زیادہ نہیں ہیں ہفتہ گذشتہ میں جو ہمنے لکھا تھا کہ شہاب خان کے نام ایک پشاوری نے مذہب کی اہانت کے بارہ میں نالش دایر کی تھی جسپر بسبب عدم حاضری مدعا علیہ کے ایکماہ کی میعاد کا وارنٹ قرقی جاری ہوا تھا سو مدعا علیہ ۸ ستمبر کو حاضر ہوگیا جسکو ضمانت پر رہا کیا گیا اور حکم ہوا کہ مدعی غیر حاضر ہی تین روز عدالت میں حاضر رہو مدعا علیہ تین روز تک حاضر ہوتا رہا مگر مدعی نہ آیا مقدمہ خارج ہوگیا +

کوئی عورت ایک لڑکی جن کر کہیں چل آئی تھی بعد اطلاع کے وہ لڑکی کو توالی میں پہنچائی گئی وہ لڑکی صرف ایک یا دو دن کی ہی اُسکی خبرگیری کیجاتی ہی تا وقت تحریر خبر لڑکی زندہ تھی مجرمہ کی تلاش در پیش ہی +

مسٹر گرین صاحب نہر والے نے پرسوں رات کو باگل ہوکر خودکشی کی +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

اِس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اِس لئے رپورٹ ناکمل ہی مگر جن ضلعوں سے مکمل رپورٹ آگئی ہی انکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کُل اموات ۲۸۰۰ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۲۹۰۹) واقع ہوئی تھیں (۴۹۰) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۲۷۶) واقع ہوئی تھیں اور اموات ہیضہ اضلاع پنجاب حسب تفصیل ذیل ہیں ـ بنوں ـ راولپنڈی ۴۲ ـ فیروزپور ـ گجرات ـ لاہور ـ جہلم ـ ہزارہ ـ گوجرانوالہ ـ امرتسر ـ ضلع بنوں میں اموات ہیضہ (۱۳) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں مگر (۲) انمیں سے ہفتہ حال میں اِس مرض سے مبتلا ہوئیں جن میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی یہہ مرض بڑے زور شور سے مواضعات سوآن ـ تمل ـ موچھ ـ موسیٰ خیل ـ دوان بچران بیشتر مبتلا شدہ میں جاری ہی پہلے دو جگہوں میں (۱۷) و (۱۴) اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلی تین جگہوں میں کُل اموات (۱۲) تھیں (۷) اموات سے زیادہ کسی میں درج رجسٹر نہیں ہوئیں اور باقی (۷) مواضعات میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی ضلع راولپنڈی میں یہہ مرض کوہ مری میں اور اُسکی نواح میں بہت مہلک ہی (۴۲) اموات یا ۳/۴ حصہ کُل اموات کا اسجگہہ واقع ہوا اور (۲۳) اموات (۱۱) مواضعات میں جو نئے مبتلا ہوئے اور جو لوہر اسٹیشن مری کا ہی میں واقع ہوئیں ہیں سے (۲) میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی (۲۰) اموات اِس مرض سے قصبہ راولپنڈی بیشتر مبتلا شدہ میں درج رجسٹر ہوئیں ضلع شاہ پور میں مواضعات آنا ـ آدی کوٹ و ننگار نئے مبتلا ہوئے (۲) اموات موضع آنا و (۲) آدی کوٹ و ایک ننگار میں درج رجسٹر ہوئیں

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا